ہمدرد شوریٰ پاکستان

مدیر اعلیٰ: قومی صدر ہمدرد شوریٰ پاکستان
محترمہ سعدیہ راشد

جون 2025

جلد..........5
شمارہ: 2025

موضوعِ فکر

''دنیا کی کوئی طاقت پاکستان کو مٹا نہیں سکتی''
(قائداعظم محمد علی جناح کا تاریخی قول)

..........نکاتِ فکر ہمدرد شوریٰ ....

اجلاس کراچی	18/جون2025
اجلاس پشاور	17/جون2025
اجلاس راولپنڈی/اسلام آباد	3/جون2025
اجلاس لاہور	4/جون2025

ترتیب و پیشکش
ایونٹس/ پروگرام/ پبلی کیشنز
ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان، مرکزی دفتر کراچی

16 ویں منزل، بحریہ ٹاؤن ٹاور، پی ای سی ایچ ایس بلاک 2،
کراچی پاکستان 75400 ٹیلی فون: 021-38241611

مرتب کردہ:
ڈاکٹر ثناء غوری

رپورٹ

محمد نعمان قیوم	پشاور
حیات محمد بھٹی	راولپنڈی/ اسلام آباد
سید علی بخاری	لاہور
ڈاکٹر ثناء غوری	کراچی

ہمدرد شوریٰ کے اراکین کی رائے سے
ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں۔

ہمدرد شوریٰ پاکستان کے اجلاس
موضوع بحث:
''دنیا کی کوئی طاقت پاکستان کو مٹا نہیں سکتی''
(قائداعظم محمد علی جناح کا تاریخی قول)

قائداعظم محمد علی جناح کا یہ تاریخی اور پُرعزم قول ''دنیا کی کوئی طاقت پاکستان کو مٹا نہیں سکتی'' آج بھی پاکستان کے قومی بیانیے اور خودمختاری کی علامت ہے۔ قیامِ پاکستان کے بعد جب نئی ریاست کو داخلی کمزوریوں اور بیرونی سازشوں کا سامنا تھا، تب قائداعظم نے دنیا کو واضح پیغام دیا کہ پاکستان ایک ناقابلِ تسخیر حقیقت ہے۔ وقت نے ثابت کیا کہ یہ قول صرف الفاظ نہ تھے، بلکہ ایک ایسے عزم اور نظریے کا اعلان تھا جس نے قوم کو ہر آزمائش میں ثابت قدم رکھا۔ حال ہی میں بھارت کی جانب سے کی جانے والی اشتعال انگیزی اور محدود پیمانے پر مسلح جھڑپ کے جواب میں پاکستان نے جس جرات، پیشہ ورانہ مہارت اور حکمتِ عملی کا مظاہرہ کیا، وہ اس قول کی ایک تازہ اور زندہ تفسیر ہے۔ دشمن کے غرور کو خاک میں ملا کر، دنیا کو ایک بار پھر باور کرایا گیا کہ پاکستان نہ صرف ایک ذمہ دار ایٹمی ریاست ہے، بلکہ عسکری، سفارتی اور نظریاتی میدان میں بھی مکمل طور پر بیدار ہے۔

اسی تناظر میں ہمدرد شوریٰ کا خصوصی اجلاس منعقد ہوا، جس میں ملک کی داخلی صورتِ حال، علاقائی سکیورٹی چیلنجز، افواجِ پاکستان کی قربانیوں، شہداء کو خراجِ عقیدت، اور قومی پالیسیوں کے مستقبل پر غور کیا گیا۔ ہمدرد شوریٰ نے نہ صرف موجودہ صورتِ حال کا تجزیہ کیا بلکہ اس امر پر بھی زور دیا کہ پاکستان کی اصل طاقت اس کے عوام، اس کا نظریہ اور میرٹ پر استوار ایک شفاف نظام ہے۔ یہ رپورٹ اس فکری و قومی شعور سے بھرپور اجلاس کی جھلک پیش کرتی ہے، جس کا مقصد قوم کو بیدار رکھنا، نوجوان نسل کو نظریہ پاکستان سے جوڑنا، اور ریاستی اداروں میں عوامی اعتماد کو مضبوط بنانا ہے۔

جون 2025ء کے لیے ''دنیا کی کوئی طاقت پاکستان کو مٹا نہیں سکتی (قائداعظم محمد علی جناح کا تاریخی قول)'' کو موضوعِ بحث تجویز کیا۔ اس اجلاس کا انعقاد پاکستان کے مختلف شہروں، پشاور، راولپنڈی/اسلام آباد، لاہور اور کراچی میں کیا گیا۔ مجالس کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے کیا گیا۔ محترمہ سعدیہ راشد، قومی صدر ہمدرد شوریٰ پاکستان، نے اپنے پیغام میں اراکینِ شوریٰ کو غور و فکر کی دعوت دیتے ہوئے اپنے خط میں تحریر فرمایا کہ: قیامِ پاکستان کے فوری بعد، جب اندرونی کمزوریاں اور بیرونی خطرات اس نوپید ریاست کو مٹانے پر تُلے ہوئے تھے، تب قائداعظم محمد علی جناح نے پوری دنیا کو خبردار کیا:

''There is no power on earth that can undo Pakistan.''

یہ محض ایک قول نہیں بلکہ ایک ناقابلِ شکست عزم، نظریے اور اعتماد کا اظہار تھا، جو قائد کو اپنے عوام، مملکت اور نظریہ پاکستان پر تھا۔ کئی دہائیوں بعد آج ہم دیکھتے ہیں کہ پاکستان نے بے شمار چیلنجز، دہشت گردی، معاشی دباؤ اور سرحدی جارحیت کے باوجود اپنی خودمختاری کو برقرار رکھا ہے۔ حالیہ بھارتی اشتعال انگیزی کے خلاف پاکستان نے جس جرأت، تدبر اور حکمتِ عملی کا مظاہرہ کیا، وہ نہ صرف فوجی قابلیت کا غماز ہے، بلکہ ایک ذمے دار ایٹمی ریاست کی علامت بھی ہے۔ اسی دوران چیف آف آرمی اسٹاف جنرل سید عاصم منیر کو فیلڈ مارشل کے اعزاز سے نوازا گیا۔ جو قومی دفاع کے تسلسل اور عسکری بصیرت کا اعتراف ہے۔ یہ امر اس بات کا مظہر ہے کہ پاکستانی فوج صرف ایک دفاعی ڈھانچہ نہیں، بلکہ اسٹریٹجک وژن کی حامل ایک منظم اور پختہ قوت ہے۔ پاکستانی افواج اور قوم نے دہشت گردی کے خلاف طویل جدوجہد کے بعد ایک محفوظ اور مستحکم پاکستان کی بنیاد رکھی ہے۔ دفاعی صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ، حالیہ بحران میں پاکستان کا سفارتی رویہ بھی قابلِ ستائش رہا، جس میں امن، برداشت اور حقیقت پر مبنی مؤقف کو ترجیح دی گئی۔ بھارت نے جہاں اس تنازع کو داخلی سیاست کے لیے استعمال کیا، وہیں پاکستان نے عالمی ضمیر کو مخاطب کرتے ہوئے ایک باشعور اور سنجیدہ ریاست کا چہرہ پیش کیا۔ دنیا نے تسلیم کیا کہ پاکستان نے دانش اور تدبر سے کام لیا اور صرف ہتھیاروں سے نہیں، بلکہ فکر، اتحاد اور قربانی سے اپنی طاقت کا مظاہرہ کیا۔ یہی وہ پہلو ہے جو قائداعظم کے تاریخی قول کو ایک زندہ حقیقت بناتا ہے: ''دنیا کی کوئی طاقت پاکستان کو مٹا نہیں سکتی''۔ یہ الفاظ آج بھی پاکستان کے عزم، خودداری اور غیرت کا استعارہ ہیں۔ آج کا پاکستان عسکری طور پر مضبوط، سفارتی طور پر متحرک اور نظریاتی طور پر بیدار ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ قربانیوں سے حاصل کی گئی ریاست کو کوئی مٹا

نہیں سکتا۔ ہمیں اسی جذبے، اتحاد اور شعور کو زندہ رکھنا ہے، تاکہ آنے والی نسلیں بھی فخر سے یہی کہیں: ہم زندہ قوم ہیں، پائندہ قوم ہیں۔ میں شوریٰ کے اراکین محترم سے ملتمس ہوں کہ اس اجلاس میں شرکت فرمائیں اور اپنی آرا سے مستفید فرمائیں۔

ہمدرد شوریٰ (کراچی) اجلاس

ہمدرد شوریٰ (کراچی) کا اجلاس صدر ہمدرد شوریٰ پاکستان محترمہ سعدیہ راشد کی زیرِ صدارت منعقد کیا گیا۔ اجلاس میں محترم لیفٹیننٹ جنرل (ر) معین الدین حیدر (اسپیکر)، محترم کرنل (ر) مختار احمد بٹ (ڈپٹی اسپیکر)، محترم ڈاکٹر حکیم عبدالحنان، محترم ظفر اقبال، محترم پروفیسر ڈاکٹر عامر طاسین، محترم انجینئر پرویز صادق، محترم رضوان احمد، محترمہ پروفیسر ڈاکٹر تنویر خالد، محترم امجد علی جعفری، محترم عثمان دموہی اور ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان (کراچی) ڈائریکٹر سید محمد ارسلان، پروگرام اینڈ پبلی کیشن ڈپارٹمنٹ سے محترمہ ڈاکٹر ثناء غوری نے شرکت فرمائی۔ محترم لیفٹیننٹ جنرل (ر) معین الدین حیدر نے اپنے وسیع تر عملی تجربے کی بنیاد پر موضوع پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے فرمایا کہ: قائداعظم کے قول کو ثابت کرنے سلسلے میں ہم مکمل ناکام نہیں ہوئے، بس ہمیں عملی قدم اٹھانے ہوں گے۔ ہم نے کامیابیاں بھی حاصل کی ہیں۔ دنیا نے ایک پیمانہ طے کیا ہے کہ ایک طاقتور ملک اور مضبوط جمہوریت کیسی ہوتی ہے۔ کسی ملک کی سرحدیں واضح، محفوظ اور بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ ہونی چاہییں۔ مگر بدقسمتی سے ہماری مغربی سرحد، جو افغانستان سے ملتی ہے، یعنی ڈیورنڈ لائن، آج بھی افغانستان اسے تسلیم نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ ملا عمر کے اقتدار میں (پاکستان کے دوست سمجھے جانے والے دور) بھی یہ مسئلہ حل نہ ہوسکا کہ اسے بین الاقوامی سرحد تسلیم کرایا جائے۔

اسی طرح کشمیر کی لائن آف کنٹرول ہے، جہاں گزشتہ 75 برسوں سے ہم اور ہندوستان آمنے سامنے کھڑے ہیں۔ کبھی کبھار سرحدوں میں تبدیلی آتی ہے، کچھ علاقے ہمارے کنٹرول میں آجاتے ہیں، لیکن یہ مستقل سرحد نہیں کہی جاسکتی۔ یہ اب بھی غیر مستحکم ہے۔ البتہ ایران اور چین کے ساتھ جنرل ایوب خان کے دور میں سرحدی معاملات طے پا گئے تھے، جبکہ بھارت کے ساتھ ابھی بھی کچھ حصے زیرِ تنازع ہیں، خصوصاً جنوبی علاقوں میں، جہاں کافی حد تک سروے مکمل ہوچکا ہے، مگر نقشے کے مطابق حتمی حد بندی ابھی باقی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہماری سرحدیں ابھی تک مستقل اور مستحکم نہیں ہوسکیں۔

اب بات آتی ہے معیشت کی، معیشت بہتر ہو تو ملک ترقی کرتا ہے۔ جاپان اور جرمنی کی مثال دی جاتی ہے کہ چونکہ ان کے پاس فوج نہیں تھی، اس لیے وہ تیزی سے ترقی کر گئے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ دوسری جنگِ عظیم کے بعد جب روس ایک متبادل سپر پاور کے طور پر سامنے آیا اور یورپ کے کئی حصے اس کے قبضے میں آگئے، تو امریکہ کو یورپی ممالک کو سنبھالنا اور انہیں روس کے خلاف کھڑا کرنا ناگزیر ہوگیا۔

اسی لیے مارشل پلان کے تحت امریکہ نے سرمایہ فراہم کیا تاکہ وہ ممالک اپنی معیشت اور دفاعی اخراجات خود اٹھا سکیں۔ پھر نیٹو قائم ہوا اور کئی دیگر اقدامات کیے گئے۔ سوویت یونین اور کمیونزم کو روکنا مغرب کی مجبوری تھی، اس لیے انہیں یہ سب کچھ کرنا ہی تھا۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا ہم ایک مستحکم ملک ہیں؟ کیا ہماری بین الاقوامی حیثیت کوئی وقعت رکھتی ہے؟ اصل بات تو اندرونی استحکام کی ہے، کہ ہم اندر سے کتنے مضبوط ہیں۔ صرف پچھلے ایک سال میں ہزار سے زائد دہشتگردی کے واقعات پیش آئے، جن میں ہزاروں سیکیورٹی اہلکار، پولیس کے جوان اور عام شہری شہید ہوئے۔ جب انسان کی جان ہی محفوظ نہ ہو تو ہم کیسے دعویٰ کریں کہ ہمارا ملک مستحکم ہے؟

ہم کہتے ہیں کہ دہشتگردی افغانستان سے ہو رہی ہے، مگر سچ یہ ہے کہ ہمارے اندر بھی کچھ عناصر ہیں جو آزادی کی بات کرتے ہیں۔ ماضی کے تجربات کے باعث ہمیں ہر ایسی آواز بہت حساس انداز میں سننا پڑتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کچھ لوگ بیرونی امداد سے پاکستان کی خودمختاری کو چیلنج کر رہے ہیں اور خود کو آزاد ریاست کہنے کی کوشش کر رہے ہیں، اپنی عدالتوں اور حکومت کے دعوے کرتے ہیں۔

پھر بات دوبارہ معیشت کی آتی ہے۔ معیشت کے بغیر نہ صحت کا نظام چلایا جا سکتا ہے، نہ تعلیم، نہ ٹرانسپورٹ، نہ صاف پانی مہیا کیا جا سکتا ہے، نہ ماحولیات بہتر ہوسکتی ہیں، نہ موسمیاتی چیلنجز سے نمٹا جا سکتا ہے، نہ زراعت کے لیے تحقیق ہوسکتی ہے۔ یعنی ایک طاقتور اور مستحکم معیشت ریاست کی بقا اور ترقی کے لیے لازم ہے۔

دنیا کے کئی ممالک ایسے ہیں جنہیں نہ اپنی سرحدوں سے کوئی خطرہ ہے، نہ دشمن ہے، پھر بھی ان کے پاس فوج ہے۔ برازیل کی مثال لیجیے، جس کے پاس ایک بڑی ڈیفنس انڈسٹری ہے، افواج ہیں، بحریہ ہے، حالانکہ ان کا کوئی دشمن نہیں۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ افواج کیوں رکھی ہوئی ہیں، تو جواب ملا کہ ”آج دشمن نہیں، کل ہوسکتا ہے۔ ہر ملک کو تیار رہنا چاہیے۔“

جبکہ ہمارے ملک کو تو واقعی خطرات لاحق ہیں۔ ہمارے دشمن واضح ہیں۔ ہندوستان، جو برسوں سے ہمارے خلاف سازشیں کرتا آ رہا ہے اور اسرائیل، جو کھلے عام پاکستان کو اپنا دشمن قرار دیتا ہے۔ اسرائیلی قیادت کے بیانات موجود ہیں کہ پاکستان ان کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہے، اس کے بعد ایران۔ پاکستان ایک ایٹمی طاقت ہے، جس کے میزائل سسٹمز بھی مکمل ہیں اور جیسے جیسے ہم نے ٹیکنالوجی میں بہتری لائی، ویسے ویسے مغرب اور اسرائیل کی پریشانی بھی بڑھتی گئی۔

ایسی صورت حال میں دشمن کے خلاف تیاری صرف افواج کی ذمہ داری نہیں۔ عوام کی طاقت اور حمایت بھی ضروری ہے۔ جہاں عوام افواج کے ساتھ ہوں، وہاں وہ دل و جان سے لڑتی ہیں۔ اگر ہم اپنے مسائل کو وقت پر، جمہوری اور مکالماتی انداز میں حل نہ کریں، تو نتائج سنگین ہوسکتے ہیں۔

پاکستان کے لیے معاشی خودمختاری ضروری ہے۔ بدقسمتی سے ہم اپنا بجٹ خود نہیں بناتے ۔ آئی ایم ایف، ورلڈ بینک اور دیگر اداروں کی شرائط پر چلتے ہیں۔ کبھی سعودی عرب، کبھی چین، کبھی قطر سے قرض لیتے ہیں۔ جب ہم اپنے بل خود ادا نہیں کرتے تو وہ اپنی شرائط ہم پر مسلط کرتے ہیں، اپنی پالیسیاں نافذ کرتے ہیں، جیسے کوئی قرض دینے والا سخت گیر شخص ہو جو آ کر پوچھتا ہے: ”میرے پیسے واپس کون کرے گا؟“

ہم سب تسلیم کرتے ہیں کہ معیشت کی مضبوطی کسی بھی ملک کی طاقت کی بنیاد ہوتی ہے۔ ایران کی مثال سامنے ہے، برسوں سے پابندیاں برداشت کر رہا ہے، اسے ڈالر تک کمانے کی اجازت نہیں، تیل برآمد نہیں کرنے دیا جا رہا، مگر وہ امریکہ اور اسرائیل کو چیلنج کرتا ہے۔

ایران کے پاس پیسہ کم ہے، لیکن پھر بھی وہ میدان میں ہے۔ عرب ممالک دولت کے باوجود خاموش تماشائی ہیں۔ پڑوسی جو دفاع میں ساتھ کھڑے ہونے چاہییں، وہی پیٹھ میں چھرا گھونپتے ہیں۔ لیبیا، عراق، شام، لبنان اور یمن کو ایک منظم منصوبے کے تحت تباہ کیا گیا ۔ یہ کوئی حادثاتی واقعات نہیں تھے۔

پاکستان کی فوج کی تربیت عالمی معیار کی ہے۔ اسٹاف کالج، ایئر فورس ادارے اور دیگر تربیتی مراکز میں 25 ممالک کے فوجی آتے ہیں۔ ہمارے افسران بیرونِ ملک جا کر بھی تربیت حاصل کرتے ہیں۔ بین الاقوامی مقابلوں میں ہماری پوزیشن سرفہرست رہتی ہے، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ ہماری فوج کی تیاری بہترین ہے۔

پاکستان کے بجٹ کی بات کریں تو تین حصے ہوتے تھے: دفاع، قرضوں کی ادائیگی اور ترقیاتی منصوبے۔ جب مالی دباؤ آتا ہے تو سب سے پہلے ترقیاتی بجٹ پر کٹ لگتا ہے۔ معیشت کی بہتری کا مطلب ہے کہ ہم خسارے کو کم کریں، لیکن ہم اپنے فیصلے بھی بیرونی شرائط پر کرتے ہیں۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اگر دفاع پر خرچ ہونے والا پیسہ تعلیم پر لگے تو ہم ترقی کر جائیں۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ تعلیم پر بھی خاطر خواہ خرچ ہو رہا ہے۔ سندھ اور پنجاب کا تعلیمی بجٹ ملا کر 1300 ارب روپے بنتا ہے، اور اس کے علاوہ نجی شعبہ بھی کام کر رہا ہے۔ اصل مسئلہ بدانتظامی ہے۔ ہر 100 روپے میں سے 65 یا 75 روپے ضائع ہوجاتے ہیں۔ اگر ہم گورننس بہتر کر لیں تو بہت کچھ ممکن ہے۔

ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ اللہ نے پاکستان بنایا ہے، وہی بچائے گا۔ لیکن یاد رکھیے، نبی کریم ﷺ بھی میدانِ جنگ میں خود لڑے، زخمی ہوئے۔ اللہ نے انہیں بچایا، لیکن عمل ان کا اپنا تھا۔ ہمیں بھی عمل کرنا ہوگا۔

پانی کے حوالے سے بھی بات ہوئی۔ کہا گیا کہ پہلی جنگ پانی پر ہوئی تھی، مگر حقیقت یہ ہے کہ 1948 کی کشمیر کی جنگ آزادی کے لیے تھی، پانی اس وقت معاملہ نہیں تھا۔ اس وقت افواج کو حملے کی اجازت نہیں ملی تھی، کمانڈر انگریز تھے، اس لیے کچھ افسران نے اپنی شناخت ہٹا کر رضاکارانہ طور پر جنگ میں حصہ لیا۔ امریکہ بھارت کو چین کے خلاف استعمال کر رہا ہے، اسرائیل بھی اس کی مدد کر رہا ہے۔ امریکہ کبھی ہمیں دھمکاتا ہے، کبھی بھارت کو اکساتا ہے، اور دونوں کو باری باری استعمال کرتا ہے۔

آخری بات یہی کہ مغرب اور اسرائیل کسی بھی مسلم ملک کو ایٹمی طاقت بنتا نہیں دیکھ سکتے۔ جب پاکستان نے ایٹمی صلاحیت حاصل کی، تو مغرب

کے لیے یہ نا قابلِ برداشت تھا۔اسی لیے دباؤ ڈالا گیا کہ ہم ایٹمی پھیلاؤ کے خلاف معاہدے پر دستخط کریں۔ پاکستان نے اپنے وقت،حکمت عملی اورقومی یکجہتی سے یہ صلاحیت حاصل کی اور یہ ہماری بقا کی ضمانت ہے۔

اجلاس کی کاروائی میں اراکینِ شوریٰ کی طرف سے جو نکات پیش کیے گئے،انھیں چیدہ چیدہ یہاں پیش کیا جارہا ہے۔

☆ پاکستان کی افواج ملک کی بقا اور سلامتی کی روشن مثال ہیں۔

☆قومی اداروں کے درمیان ہم آہنگی بڑھانے کی ضرورت کوتسلیم کیا گیاہے۔

☆ قائداعظم کےقول پر یقین آج بھی زندہ ہے کہ پاکستان کوکوئی طاقت مٹانہیں سکتی۔

☆ معیشت کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے اصلاحات کی بات کی گئی ہے۔

☆ دشمنوں کے ہوتے ہوئے بھی پاکستان نے ایٹمی طاقت حاصل کی،جو بڑی کامیابی ہے۔

☆ مشکل حالات میں بھی پاکستان ایک خودمختار ریاست کےطور پرقائم ہے۔

☆ عوام اور افواج کے درمیان اعتماد اور اتحاد کا جذبہ موجود ہے۔

☆ دہشت گردی کے خلاف کامیابیاں حاصل کی گئیں۔

☆ پاکستانی فوج کی تربیت بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ ہے۔

☆بین الاقوامی ادارے پاکستانی فوجی افسران کو تربیت کے لیے مدعوکرتے ہیں۔

☆نوجوان نسل میں صلاحیتوں کی کمی نہیں،صرف مواقع کی ضرورت ہے۔

☆ معاشی چیلنجز کے باوجودترقی کی امید کا دامن تھاما گیا ہے۔

☆نظام میں اصلاحات کی گنجائش کوتسلیم کر کے آگے بڑھنے کی بات کی گئی ہے۔

☆ قانون کی بالادستی کومسائل کےحل کی کنجی قرار دیا گیاہے۔

☆اگرگورننس بہتر ہوجائےتو بہتری ممکن ہے۔

☆تعلیم پر سرمایہ کاری کی ضرورت کوتسلیم کیا گیاہے۔

☆ پاکستانی عوام باشعور ہو رہے ہیں، جو جمہوریت کے لیےمثبت علامت ہے۔

☆عوامی شعور بیدار ہورہا ہے کہ اصل مسائل کیا ہیں اوران کاحل کیسے ممکن ہے۔

☆معاشی خودمختاری کے لیے کوششیں ناگزیر قرار دی گئی ہیں۔

☆ دشمن کے مقابلے میں افواج کی تیاری قابلِ تحسین ہے۔

☆ملکی دفاع صرف افواج کی نہیں،عوام کی ذمہ داری بھی ہے۔

☆ٹیکنالوجی کے بہتر استعمال کوسراہا گیاہے۔

☆اسرائیل اور بھارت جیسے دشمنوں کے باوجود پاکستان مضبوطی سے کھڑاہے۔

☆ایران کی مثال دے کرغیرت اورخودداری کی ترغیب دی گئی ہے۔

☆ قومی بجٹ میں شفافیت کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔

☆بدانتظامی کومسئلہ قرار دے کراصلاح کی دعوت دی گئی ہے۔

☆ قوم کو یہ احساس دلایا گیا کہ ان کی ووٹ اور فیصلے اہم ہیں۔

☆نوجوانوں کی ہنرسازی پرتوجہ دینے کی ضرورت اجاگر کی گئی ہے۔

☆ قدرتی وسائل کو منصفانہ طریقے سے استعمال کرنے پرزوردیا گیاہے۔

☆اصلاح کا آغاز کسی بھی مقام سے کیا جاسکتا ہے۔

☆پاکستانی قوم میں تخلیقی صلاحیتیں موجود ہیں۔

☆بیرون ملک پاکستانی دنیا میں اپنی قابلیت منوارہے ہیں۔

☆دشمن سے خطرہ نہ ہونے کے باوجود افواج رکھنے کی عقلمندانہ منطق کوسراہا گیاہے۔

☆پاکستان کے میڈیکل سیکٹر پر دنیا کا اعتماد ایک مثبت اشارہ ہے۔

☆دہشت گردی کےخلاف قربانیوں کوعالمی سطح پر تسلیم کیا گیاہے۔

☆خود احتسابی اور قومی وفاداری کا پیغام دیا گیاہے۔

☆سیاست اور عسکری اداروں میں شفافیت کی ضرورت کوتسلیم کیا گیاہے۔

☆تعلیمی اورسائنسی تحقیق میں قومی اتحاد کی ضرورت پرزوردیا گیاہے۔

☆قومی مفاد پر مبنی فیصلوں سے ترقی ممکن ہے۔

☆خطے کے دیگر ممالک کے مقابلے میں پاکستان نے مشکلات کے باوجودخودکوسنبھالا ہے۔

☆قائداعظم کا وژن آج بھی قومی رہنمائی کے لیے موجود ہے۔

☆نوجوانوں کی اختراعی سوچ کو سراہا گیا ہے۔

☆عالمی سیاست میں مؤثر کردار ادا کرنے کی خواہش ظاہر کی گئی ہے۔

☆حقیقت پسندی اور ڈیٹا بیسڈ فیصلوں کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔

☆افواج کی فوری ردعمل کی صلاحیت کا اعتراف کیا گیا ہے۔

☆ملکی اداروں کا میڈیا پر مؤثر دفاع مثبت پیش رفت ہے۔

☆بیرونی دباؤ کے باوجود قومی خودمختاری کا دفاع کیا گیا۔

☆معاشی پالیسیاں بہتر بنانے کی ضرورت کو تسلیم کیا گیا۔

☆چھوٹے ممالک سے تعلقات کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔

☆چین سے تعلقات اور تعاون کو مثبت پہلو کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

☆اسرائیل و مغرب کے دباؤ کے باوجود ایٹمی صلاحیت کا دفاع کیا گیا ہے۔

☆مغرب کی مخالفت کے باوجود پاکستان نے قومی مفاد پر سمجھوتہ نہیں کیا۔

☆اپنی خارجہ پالیسی کو بہتر بنانے کا ارادہ ظاہر کیا گیا۔

☆امریکہ اور بھارت کے گٹھ جوڑ کے باوجود قومی سلامتی پر سمجھوتہ نہیں کیا گیا۔

☆بجٹ خسارے کے باوجود ترقیاتی منصوبوں کی امید رکھی گئی۔

☆پاکستان میں علمی و ادبی سرمایہ بین الاقوامی سطح پر سراہا جا رہا ہے۔

☆قومی شناخت کو مذہبی اور نظریاتی بنیاد پر مضبوط کرنے کی بات کی گئی۔

☆دشمن کی سازشوں کے باوجود قومی ادارے سرگرمِ عمل ہیں۔

☆اقوامِ عالم میں خودمختار تشخص برقرار رکھا گیا ہے۔

☆فوج نے صرف دفاع نہیں بلکہ تعمیرِ نو میں بھی کردار ادا کیا ہے۔

☆سیاست میں عوام کی شرکت کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔

☆عوامی فلاح و بہبود کے منصوبوں پر بات کی گئی ہے۔

☆اپنی تاریخ اور تجربات سے سیکھنے کی دعوت دی گئی ہے۔

☆میڈیا محاذ پر بھی مؤثر کردار ادا کرنے کی صلاحیت اجاگر کی گئی ہے۔

☆نوجوانوں میں قومی ذمہ داری کا شعور اجاگر ہوا ہے۔

☆عوامی اعتماد کی بحالی کے لیے اقدامات کیے جا رہے ہیں۔

☆افواج کے ادارہ جاتی نظم و ضبط کی تعریف کی گئی ہے۔

☆عالمی فورمز پر پاکستان کے مؤقف کو بہتر بنانے کی ضرورت پر زور دیا گیا۔

☆پاکستان کو عالمی طاقتوں کی صف میں شامل کرنے کی خواہش ظاہر کی گئی ہے۔

☆عوامی قربانیوں کا اعتراف کیا گیا ہے۔

☆کسی بھی دشمن کے خلاف تیاری کو قومی ذمہ داری سمجھا گیا ہے۔

☆ملک کی نظریاتی سرحدوں کے دفاع پر زور دیا گیا ہے۔

☆عوامی بیداری اور شعور کو قومی طاقت قرار دیا گیا ہے۔

☆اداروں کی میڈیا ہینڈلنگ بہتر ہونے کا اعتراف کیا گیا ہے۔

☆تعلیمی بجٹ میں اضافے کی ضرورت تسلیم کی گئی ہے۔

☆وسائل کے بہتر استعمال سے معاشی ترقی ممکن ہے۔

☆ٹیکس چوری اور کرپشن پر قابو پا کر معیشت کو بہتر بنانے کی بات کی گئی ہے۔

☆موسمیاتی چیلنجز سے نمٹنے کے لیے معیشت کی بہتری کو شرط قرار دیا گیا ہے۔

☆حکومت کے فیصلوں میں شفافیت کی ضرورت کو تسلیم کیا گیا ہے۔

☆پاکستان کی ایٹمی صلاحیت کو بقا کی ضمانت کہا گیا ہے۔

☆تعلیم، صحت، اور زراعت کی ترقی کو معیشت سے جوڑا گیا ہے۔

☆فوج کے کردار کو قومی ترقی میں مثبت انداز میں دیکھا گیا ہے۔

☆دشمن کو شکست دینے میں جذبے کو اہم قرار دیا گیا ہے۔

☆بجٹ سازی میں قومی ماہرین کی شمولیت کی بات کی گئی ہے۔

☆ہر پاکستانی کو اپنی ذمہ داری کا احساس دلایا گیا ہے۔

☆نبی کریم ﷺ کی عملی مثال سے قوم کو سبق لینے کی دعوت دی گئی ہے۔

☆بیرونی امداد پر انحصار ختم کرنے کی ضرورت کو اجاگر کیا گیا ہے۔

☆خود پر بھروسہ اور خودداری کو کامیابی کی کنجی قرار دیا گیا ہے۔

☆ہر میدان میں ترقی کے لیے مربوط منصوبہ بندی کی بات کی گئی ہے۔

☆سرکاری وسائل کی بچت کے لیے کفایت شعاری کی ترغیب دی گئی ہے۔

☆ماضی کے تجربات سے سیکھ کر بہتر فیصلے کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

☆قومی مفاد کو ہر فیصلے میں مقدم رکھنے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔

☆سازگار پالیسیوں سے غیر ملکی سرمایہ کاری واپس لائی جاسکتی ہے۔

☆عوام کو صرف دعاؤں نہیں بلکہ عمل سے امید دلائی گئی ہے۔

ہمدرد شوریٰ (پشاور) اجلاس

ہمدرد شوریٰ (پشاور) کے اجلاس میں پروفیسر ڈاکٹر عدنان سرور خان (اسپیکر)، محترم سید مشتاق حسین بخاری (ڈپٹی اسپیکر)، محترم جسٹس وجیہہ الدین، محترم پروفیسر حامد محمود، محترم قاری شاہد اعظم، محترم ڈاکٹر اقبال خلیل، ڈاکٹر سعید انور، محترم حاجی غلام مصطفیٰ، محترم عبدالحکیم کنڈی، محترمہ ناز پروین، محترمہ پروفیسر غزالہ یوسف، مبصرین میں محترم عبدالقدیر نجفی، محترم آفتاب گل، محترم ہارون اور ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان (پشاور) سے محترم محمد خالد اور محترم عابد شاہ نے شرکت کی۔ اجلاس میں محترم ملک لیاقت علی تبسم صاحب (چیئرمین پاکستان تھنکرز فورم، صدر نظریہ پاکستان اور سرپرست اعلیٰ یوتھ کلچر سوسائٹی آف پاکستان) کو بہ طور مہمان مقرر مدعو کیا گیا۔

مہمان مقرر محترم ملک لیاقت علی تبسم صاحب نے اپنے کلیدی خطاب میں مذکورہ موضوع پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ:

☆ قائداعظم محمد علی جناح کا قول ”دنیا کی کوئی طاقت پاکستان کو مٹا نہیں سکتی“، محض ایک قول نہیں بلکہ ایک نا قابل شکست عزم، نظریے اور اعتماد کا اظہار تھا، قائد کا مذکورہ فرمان ہمیں اپنے آباؤ اجداد نے سنایا تھا، دنیا کی کوئی طاقت پاکستان کو، اسلامی ریاستوں کو ختم نہیں کر سکتی، پاکستان ہمیشہ قائم و دائم رہے گا۔ کشمیر کی آزادی اور خلافت راشدہ کے نظام کے نفاذ کے بغیر پاکستان کی آزادی ادھوری ہے۔ تکمیل پاکستان کے لیے ہمیں محنت کرنا ہو گی۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان ریاست مدینہ ثانی کہلاتا ہے، ریاست مدینہ اور اسلامی جمہوریہ پاکستان ان دونوں ملکوں کی بنیاد لا الہ الا اللہ پر رکھی گئی ہے۔ 23 مارچ 1940ء کو جب قرارداد لاہور منظور ہو رہی تھی اُس وقت بھی سب نے یک زبان ہو کر کہہ دیا تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ۔ دنیا کی کوئی طاقت پاکستان کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ دشمنوں کی تمام سازشیں چاہے وہ پاکستان کے خلاف ہوں یا مسلم اُمہ کے خلاف ہوں، ناکام ہوں گی، مسلمان کامیاب ہونگے، غالب ہو کر رہیں گے، اسلام غالب ہو کر رہے گا۔ اللہ رب العزت کی مدد سے فخرِ پاکستان، فیلڈ مارشل جنرل سید عاصم منیر کی سربراہی میں دشمن کو منہ کی کھانی پڑی، افواج پاکستان نے بھارت کو ایسی عبرتناک شکست سے دو چار کیا جو دنیا کے لیے مثال بن گئی۔ جنگیں جذبہ ایمانی سے جیتی جاتی ہیں۔ پاک افواج کی جرات اور بہادری سے دنیا پر لرزہ طاری ہے۔ بھارت سے نظریاتی جنگ ہمیشہ رہے گی۔ ہمیں اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنا چاہیے، اختلافات کو ختم کرنا چاہیے۔ شہیدِ پاکستان حکیم محمد سعید نے شامِ ہمدرد میں یہ بات کہی تھی کہ جب بھی آپ جشن آزادی منائیں 27 رمضان المبارک کو منائیں کیونکہ پاکستان 27 رمضان کو بنا تھا۔ قیام پاکستان اور نزول قرآن دونوں ایک ہی ہیں۔ پاکستان تا قیامت قائم و دائم رہے گا، ہمارے ارادے پکے ہونے چاہییں۔ ہمارے ارادے پختہ ہیں تو دنیا کی کوئی طاقت ہمیں شکست نہیں دے سکتی۔ ہمیں فرقہ وارانہ اختلافات کو بھلا کر اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

فاضل اراکین نے موضوع کا تفصیلی جائزہ لیا ان کی بحث اور تبادلہ خیال سے مندرجہ ذیل نکات مرتب ہوئے ہیں۔

☆پاکستان سے اللہ تعالیٰ بہت بڑا کام لے گا، ہماری قیادت بہت بہادر ہے۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے نام میں ہی برکت ہے، پاکستان کو دنیا میں ماڈل بنایا جاسکتا ہے۔

☆ پاکستان بننے میں ہمارے آباؤ اجداد نے بہت سی مشکلات اور تکلیفیں جھیلیں، ہمیں اس ملک کی قدر کرنی چاہیے۔ مشکلات اپنی جگہ، مگر ملک کی قدر کرنا سیکھیں۔

☆ ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ آنے والی نسلوں کو بتائیں کہ اس ملک کی حفاظت اب آپ کی ذمہ داری ہے۔ گزشتہ دنوں بھارت کے حملے کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا کے سامنے سرخرو کیا، دشمن کو ہم نے دنداں شکن جواب دیا۔

☆ فیلڈ مارشل عاصم منیر کی قیادت میں افواج پاکستان نے دشمن کو بھرپور جواب دیا، اور اُسے شکست فاش ہوئی، یہ بہت بڑی فتح ہے جس سے صورتحال تبدیل ہوئی ہے۔ لیکن اللہ کی طرف سے بہت بڑا معجزہ ہوا ہے، اس پر ہمیں بے شک فخر کرنا چاہیے۔

☆ مستقبل کے لیے سوچیں، نئی نسل کے لیے سوچیں، نوجوانوں میں جو بے چینی ہے، اُس کو دور کرنے کی کوشش کریں، یہ موقع اللہ نے ہمیں فراہم کیا ہے، ہماری قیادت کو فراہم کیا ہے کہ وہ پاکستان کو نئے انداز میں آگے لے کر جائیں۔

☆ پاکستان نے بھارت کو شکست دی، اس میں ہم پاک فوج کی کامیابیوں کے معترف ہیں، ہمارا مورال بلند ہو۔

☆ قائداعظم کے تین بنیادی اصول تھے ایمان، اتحاد، تنظیم ان پر اگر عمل کیا جاتا تو آج حالات مختلف ہوتے، پہلا تھا ایمان، ہم نے کبھی غور ہی نہیں کیا کہ ایمان کیا ہے، اللہ پر ایمان ہونا چاہیے، سچ پر ایمان، انصاف پر ایمان، اخلاقیات پر ایمان ہونا چاہیے، اگلا اصول اتحاد ہے، فرقوں میں اتحاد، ملک کے اندر سماجی اداروں میں اتحاد اور اُمت مسلمہ کا اتحاد وقت کی ضرورت ہے۔ تیسرا اصول تنظیم ہے، جب تک ڈسپلن نہیں ہوگا تو ہم کچھ نہیں کر سکتے، تنظیم کرپشن سے روکتی ہے، نقصِ امن سے روکتی ہے، ترقی کی طرف لے کر جاتی ہے، ڈسپلن ہوگا تو حقوق ملیں گے اور آپ دوسروں کے حقوق اُن کو دیں گے۔ دنیا کے مذاہب میں اسلام سب سے زیادہ امن پسند اور سب سے زیادہ محبت کرنے والا ملک ہے۔

☆ قائداعظم کا فرمان تھا کہ پاکستان کو دنیا کی کوئی طاقت مٹا نہیں سکتی۔ واقعی اس ملک کو کوئی نہیں مٹا سکتا، فلسطین کے معاملے میں ہم بہت پیچھے، بلکہ پوری اُمت مسلمہ بہت پیچھے ہے، اسرائیل نے بہت ظلم کیا جس کا کبھی ازالہ نہیں ہو سکتا۔

☆ ہمیں صرف اور صرف اللہ پر بھروسہ کرنے کی ہدایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیرِ نگرانی 313 کی مختصر فوج نے ہزاروں کی تعداد میں کفار کے لشکر کو تہس نہس کر دیا، یہ جذبہ ایمانی تھا شوق شہادت تھا، ایمانی قوت تھی۔

اجلاس میں نظم پیش کی گئی:

پانی بند کرے گا تو
ہے یہ تیری خام خیالی
کر دیں گے ہم سانسیں بند
ناک میں ڈال نکیل مودی
بکھر گیا سندور ہوا میں
اُجڑ گئی دلہن کی مانگ
بنیان مرصوص آپریشن آگے
سندور ہوا ہے فیل مودی
زعم تھا جن پیاروں پر
اب ہیں راکھ کا ڈھیر
ایسے سر کے بال نہ گرتے
جیسے گرے رافیل مودی

☆ ہمیں اپنے ملک کی افواج کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑا ہونا چاہیے، دنیا کی کوئی طاقت اس ملک کو ختم نہیں کر سکتی۔

اجلاس کے آخر میں ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان کی جانب سے مہمان مقرر کو خصوصی تحفہ پیش کیا گیا۔

ہمدرد شوریٰ (راولپنڈی/اسلام آباد) اجلاس

ہمدرد شوریٰ (راولپنڈی/اسلام آباد) کے اجلاس میں، محترم پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد، محترم طارق شاہین، محترم نعیم اکرم قریشی، محترم پروفیسر زاہد علی قریشی، محترم ڈاکٹر افضل بابر، محترم حکیم بشیر بھیروی، محترم اسلام الدین قریشی، محترمہ سلمیٰ قاصر، محترم انجینئر مظفر اقبال، محترم ڈاکٹر محمود الرحمن، محترم تنویر نصرت، محترم رانا محمد اکرم، محترم محمد ایوب ایڈووکیٹ اور ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان (راولپنڈی / اسلام آباد) سے محترم حیات بھٹی نے شرکت کی۔ اجلاس میں محترم ڈاکٹر ریاض احمد نے فرمایا کہ:

یہ موضوع برحق اور حالات حاضرہ سے مطابقت رکھتا ہے محترمہ صدر ہمدرد شوریٰ نے اس موضوع کا انتخاب کیا ہے جو قابل تحسین ہے اور نہایت اہمیت کا حامل ہے اور پاکستان کا مستقبل اسی سے وابستہ ہے۔ موضوع کا تفصیلی جائزہ اور تبادلہ خیال کے

لیے اسپیکر نے فاضل اراکین شوریٰ کو اظہارِ خیال کی دعوت دی۔ فاضل اراکین شوریٰ نے موضوع کا تفصیلی جائزہ لیا۔ ان کی بحث اور تبادلہء خیال سے مندرجہ ذیل نکات مرتب ہوئے ہیں:

☆ حالیہ پاک بھارت جنگ سے ثابت ہوا کہ کوئی قوم اس وقت تک ترقی نہیں کرسکتی جب تک وہ متحد نہیں ہوتی۔ اسی طرح فوج اور عوام کے درمیان جب تک اعتماد کا رشتہ استوار نہیں ہوتا کیونکہ جن قوموں نے ماضی میں جنگیں جیتیں ان کی کامیابی کا راز عوام کا بھرپور اعتماد عسکری قیادت پر تھا۔ بھارت جو یہ سمجھ رہا تھا کہ پاکستان کی سیاسی قیادت انتشار کا شکار ہے اور عوام عسکری قیادت پر اعتماد نہیں کرتی اسے اندازہ ہوگیا ہے کہ پاکستان کی عوام برے وقت میں متحد ہو جاتی ہے اور دشمن کو منہ توڑ جواب دینے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ ہمارے سپہ سالار نے یہ ثابت کر دیا کہ وہ تاریخ کے بہترین سپہ سالار ہیں اور قائد کے قول پر پورا اترے ہیں کہ دنیا کی کوئی طاقت پاکستان کا وجود ختم نہیں کرسکتی کیونکہ پاکستان لا الہ الا اللہ کے نعرے اور بے شمار قربانیوں کے باعث معرض وجود میں آیا ہے۔ قومی ترقی کے لیے ضروری ہے کہ ہمیں اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کرنا ہوگا۔

☆ قائد اعظمؒ کا قول ہے ''پاکستان ہمیشہ قائم رہنے کے لیے بنا ہے اور ان شاء اللہ ہمیشہ قائم رہے گا''۔ پاکستان کی اصل طاقت اور فخر عوام کا جذبہ اور پاک افواج کا عزم ہے۔ پاک فوج نے اپنی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کے ساتھ یہ بات ثابت کی ہے کہ نہ صرف ہم ایٹمی طاقت ہوتے ہوئے اپنے دفاع کی بہترین صلاحیت رکھتے ہیں بلکہ اس کی حفاظت کرنا بھی جانتے ہیں۔ ہماری حکومت، عدلیہ، فوج اور عوام کو ملک کی ترقی کے لیے ایک ہونا ہوگا اور ایک ہو کر سوچنا ہوگا تاکہ ہم آنے والی نسلوں کو ایک محفوظ وطن کے ساتھ مضبوط معیشت والا ملک دے سکیں۔ اگر ہم متحد ہوگئے تو دنیا کی کوئی طاقت ہماری طرف میلی آنکھ سے دیکھنے کا سوچ بھی نہیں سکے گی۔

☆ پاکستان کا معرض وجود میں آنا اللہ تعالیٰ کی طرف بہت بڑا معجزہ ہے لیکن ہم نے اسکی قدر نہیں کی۔ پاکستان ایک ایسا خطہ ہے جو ہر لحاظ سے موضوع ہے زراعت کے لحاظ سے زمین بہت زرخیز ہے قدرتی وسائل سے مالا مال ملک ہے۔ آج سے 1400 سال پہلے غزوۂ بدر میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو رہتی دنیا تک یہ سبق دے دیا کہ اگر دلوں میں کامل ایمان ہو، دین پر مر مٹنے کا جذبہ ہو اور اللہ پر توکل ہو تو باطل کی بڑی سے بڑی طاقت کا بھی مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔ 1000 کے لشکر کے باوجود 313 افراد بھاری تھے اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ثابت قدمی، جذبہ جہاد سے سخت سے سخت حالات کو اچھے سے اچھے حالات کی طرف موڑا جاسکتا ہے۔ محض دنیاوی وسائل، آلات جنگ اور زیادہ لشکر جنگ جیتنے کے لیے کافی نہیں ہوتے۔ آج اس مملکتِ خداداد میں اسلامی نظام کا نفاذ بہت ضروری ہے ہمارے حکمرانوں کو اس طرف خصوصی توجہ دینی چاہیے۔

☆ قائد اعظم محمد علی جناحؒ کا قول ہے کہ ''پاکستان اس وقت معرضِ وجود میں آ گیا تھا جب برِصغیر میں پہلا ہندو مسلمان ہوا تھا'' پاکستانی قوم ایسی قوم ہے جو کسی بھی چیلنج کا مقابلہ کرسکتی ہے۔ قائد اعظمؒ کی لیڈرشپ اور وژن نے پاکستان کے قیام میں نہایت ہی اہم کردار ادا کیا ہے۔ 28 مئی کی طرح 10 مئی یوم معرکہ حق کو بھی تعلیمی نصاب میں اور تعلیم و تربیت کے شمارے میں شامل کرنا چاہیے۔ ہمارے ISPR نے 6 مئی سے 10 مئی تک پوری وضاحت پیش کر دی۔ معرکۂ حق قومی طاقت کے تمام عناصر کی شاندار ہم آہنگی کی مثال ہے۔ ایسے واقعات آنے والی جنریشن کے لئے ہمیشہ تاریخ بن جائیں گے۔

☆ حبُ الوطنی قومی بقاء کے لیے نعرہ ہے کہ پاکستان کبھی مٹ نہیں سکتا۔ قیامِ پاکستان کا نظریہ کروڑوں پاکستانیوں کے دلوں میں زندہ ہے۔ پاکستانی عوام نے 1965، 1971 اور 1999ء کی جنگیں اور زلزلے، سیلاب، دہشت گردی کے خلاف متحد ہو کر سامنا کیا۔ پاکستان نے جو ہری صلاحیت کی وجہ سے دشمنوں کو باز رکھا اور خود مختاری کو محفوظ بنایا۔ پاک فوج کی وفاداری اور قربانیوں نے ملک کا دفاع ناقابلِ تسخیر بنا دیا۔ تمام قوتیں ایک پرچم تلے متحد رہیں۔ علمائے حق کا کردار بھی بہت اہم رہا ہے مساجد، رمضان، عیدیں الغرض اسلامی مواقع قوم کو جوڑنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ نوجوان پاکستان کا مستقبل سنوارنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ پاکستان OIC اور دیگر بین الاقوامی اداروں کا رکن ہے جو کہ عالمی شناخت کا مظہر ہے۔

☆ قائد اعظم محمد علی جناح کا فرمان حرف بہ حرف صداقت پر مبنی ہے۔ پاکستان کو اس لئے دنیا کی کوئی

طاقت نہیں مٹا سکتی کہ پاکستان کی بنیاد کلمۂ توحید ہے۔ پاکستان ریاست مدینہ کے بعد دنیا کی دوسری اسلامی سلطنت ہے ۔کوئی بھی قوم قربانی کے بغیر آزادی حاصل نہیں کر سکتی۔ پاکستان کے محب وطن اداروں نے جذبۂ ایمان کے ساتھ خونِ جگر سے مملکت خداداد پاکستان کی آبیاری کی۔ نتیجتاً پاکستان کے ہر شعبہ نے ابتدائی چند برسوں میں پوری دنیا میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا کر سلطنت کو مضبوط بنیادوں پر استوار کیا۔ الحمدللہ آج کی نئی نسل جذبۂ ایمانی سے سرشار ہے۔ یہی نوجوان نسل پاک وطن کے محب وطن باشندے ہر محاذ پر اندرونی و بیرونی دشمنوں کو بے نقاب کریں گے کیونکہ پوری قوم بنیان المرصوص کے سانچے میں ڈھل چکی ہے وہ دن دور نہیں جب پاک وطن اُمّتِ مسلّمہ کی قیادت کرے گا۔ پاکستان ایک ایٹمی طاقت ہی نہیں بلکہ روحانی قوتوں کا منبع بھی ہے ۔اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی معنوں میں اپنے وطن کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

☆جب پاکستان معرض وجود میں آیا تو دشمنوں نے یہ تصوّر کیا کہ یہ نوزائیدہ ریاست زیادہ دیر قائم نہیں رہ سکے گی مگر تاریخ نے ثابت کر دیا کہ جس قوم کے پاس جذبہ قربانی اور استقلال ہو اسے کوئی شکست نہیں دے سکتا۔ قائداعظمؒ نے ہمیں یہ درس دیا کہ ہم اتحاد، ایمان اور قربانی کے اصولوں پر عمل کریں اور انہی اقدار کی بدولت پاکستان دنیا کے نقشے پر مضبوطی سے کھڑا ہے۔ پاکستان نے اپنی تاریخ میں بے شمار چیلنجز کا سامنا کیا ہے چاہے وہ معاشی بحران ہو، دہشت گردی ہو یا عالمی سازشیں ہر بار پاکستان نے ثابت کیا کہ وہ مشکلات کے باوجود آگے بڑھنے کی صلاحیت رکھتا ہے ۔حالیہ پاک بھارت جنگ میں پاکستان کی مسلّح افواج نے اپنی مہارت، جذبے اور جدید حکمت عملی سے بھارت کو واضح پیغام دیا کہ پاکستان کی سالمیت پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔ اس جنگ کے بعد پاکستان کی حیثیت ایک خودمختار اور طاقتور ریاست کے طور پر مزید مستحکم ہوئی ہے۔ پاکستان کا مستقبل طاقتور اور مستحکم ملک بنانے کے لیے معیشت کو مضبوط کرنے کے لیے برآمدات بڑھانے اور دفاعی صلاحیتوں میں مزید جدت لانے کے لیے ہمیں عملی اقدامات کی ضرورت ہے ۔خاص طور پر مسلم دنیا کے ساتھ اتحاد کو مضبوط کیا جائے یہ اقدامات پاکستان کو ترقی اور استحکام کی راہ پر گامزن کریں گے۔

☆مملکت خدادادِ پاکستان میں ایک تلخ حقیقت یہ ہے کام کے لحاظ سے عہدے نوازے نہیں گئے۔ پاکستان کی معیشت کا آج جو برا حال ہے وہ انہی کی وجہ سے ہے۔ معاشی ترقی کے لیے سازگار ماحول پیدا کرنے کے لیے سیاسی استحکام اور قانون کی حکمرانی کو یقینی بنانا بہت ضروری ہے ۔تعلیم کا معیار بلند کرنے کے ساتھ ساتھ ہنرمند افراد کو ملکی ترقی کے لیے تیار کرنا نہایت اہم ہے۔ ہماری قومی زبان اردو ہے لیکن ہم دوسری زبانوں کو اپنی قومی زبان پر ترجیح دیتے ہیں جبکہ چھوٹے چھوٹے ممالک بھی اپنی زبان کو ترجیح دیتے ہیں۔ ہم نے اپنی اسلامی روایات اور تعلیمات کو یکسر نظر انداز کر دیا ہے۔ وہی قومیں دنیا میں فخر محسوس کرتی ہیں جو اپنی پیشہ ورانہ اخلاقیات اور اپنا دفاع کرنا جانتی ہیں۔

☆پاکستان اب تک بے شمار آزمائشوں سے گزر چکا ہے ۔اقوام متحدہ کا رکن ہونے کی حیثیت سے پاکستان ایک قانونی وجود رکھتا ہے اور عالمی قوانین کی رو سے بھی اس کی علاقائی سالمیت کی حفاظت تمام اقوام کی عالمی ذمہ داری ہے۔ اقوامِ متحدہ کے بہت سے امن مشن ایسے تھے جن میں پاکستان نے اپنا کردار خوش اسلوبی سے ادا کیا ۔سویت یونین کا خاتمہ ایسا خواب تھا جس کی تعبیر پاکستان کے بغیر ناممکن تھی روس اور ترکستان کی مسلمان ریاستیں آزاد ہو گئیں۔ ہم نے مالی اور جانی قربانیاں پیش کیں لیکن دنیا نے ہماری خدمات کو فراموش کر دیا۔ ہم آج تک مسائل کا شکار ہیں لیکن پھر بھی ہم پر عزم ہیں کہ ان شاء اللہ پاکستان ہمیشہ قائم رہے گا۔

☆پاکستان معرضِ وجود آنے کے بعد بہت سی مشکلات کا شکار رہا ہے۔ مالی طور پر حالات بہت خراب تھے کیونکہ تقسیم ہند کی وجہ سے جو اثاثہ جات پاکستان کو ملنے تھے وہ غصب کر لیے گئے جس کی وجہ سے سرکاری ملازمین کی تنخواہیں دینے کے لیے حکومت کے پاس رقم نہ تھی اور دیگر امورِ مملکت کو احسن طریقے سے چلانے کے لیے بھی وسائل نہ تھے انہی مشکلات کی وجہ سے سرکاری دفاتر میں کامن پن تک دستیاب نہ تھی اور سرکاری ملازمین درختوں سے کانٹے توڑ کر کامن پن کی جگہ استعمال کرتے تھے اور حبّ الوطنی کی وجہ سے شکایت زبان پر نہ لاتے تھے۔ اسی جذبے، ہمت اور حوصلے نے ریاست پاکستان کو پروان چڑھایا۔ حالیہ بھارتی حملے کو ہماری افواج نے نہ صرف ناکام بنایا بلکہ اسے ناکوں چنے چبوائے۔

قائداعظم محمد علی جناحؒ ظلم کے خلاف جدوجہد کو اپنا نصب العین سمجھتے تھے آپؒ نے فرمایا تھا کہ ''پاکستان ایک ایسی منزل ہے جس تک پہنچنے سے مسلمانوں کو کوئی طاقت روک نہیں سکتی'' اسی یقینِ محکم کے ساتھ قائد نے اپنے قول کو سچ کر دکھایا۔

☆ پاکستان ایک نظریے، قربانی اور غیر متزلزل عزم کا نام ہے ۔ برّصغیر کے مسلمانوں نے قائداعظم محمد علی جناحؒ کی قیادت میں ایسا وطن حاصل کیا جہاں وہ اپنے دین، تہذیب وثقافت اور اقدار کے مطابق آزادی سے زندگی گزار سکیں۔ ''دنیا کی کوئی طاقت پاکستان کو مٹا نہیں سکتی'' یہ ایک محض نعرہ نہیں بلکہ ایک تاریخی حقیقت ہے جسے وقت بارہا ثابت کر چکا ہے۔ پاکستان کی اصل طاقت صرف فوج ہی نہیں بلکہ عوام ہے جب بھی کوئی آفت آتی ہے تو پوری قوم ایک جسم کی طرح حرکت میں آ جاتی ہے۔ زلزلے ہوں یا سیلاب، کوئی جنگ ہو یا وبا، پاکستانی عوام نے ہر بار اپنی بہادری، یکجہتی اور قربانی کی اعلیٰ مثالیں قائم کی ہیں یہی وہ روح ہے جو اس ملک کو ناقابلِ شکست بناتی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے وطن سے محبت کریں اس کو مزید مضبوط بنائیں کیونکہ یہ وطن ہم سب کی شناخت، فخر اور امانت ہے۔

☆ قائداعظم محمد علی جناحؒ نے پاکستان کو عظیم ملک بنانے کے لیے انتھک کام کیا ان کا مشن تھا کہ تمام مذاہب کے لوگ ،مسلمانوں کے تمام فرقے متحد ہو کر کام کریں ۔ہم آہنگی کے ساتھ ایک دوسرے کی مدد کریں اور ارضِ پاک کو دنیا کی مضبوط ترین قوت بنائیں۔ آپؒ کے مشن کو جاری رکھتے ہوئے شہید حکیم محمد سعیدؒ نے سب سے پہلے علم و آگہی پھر صحت اور دیگر امور پر خاصی توجہ دی۔ شہید پاکستان حکیم محمد سعیدؒ کا شمار بھی ان عظیم شخصیات میں شامل ہے جنہوں نے پاکستان کی ترقی میں نہایت اہم کردار ادا کیا۔ پاکستان کا وجود ایک بہت بڑی نعمت ہے اس کے قیام کا مقصد پاکستان کی ترقی واستحکام کو یقینی بنانا ہے۔ ہمیں پاکستان میں بہتری اور اصلاح کے لیے پورے عزم کے ساتھ اپنا بھر پور کردار ادا کرنا ہوگا۔

محترم اسپیکر ہمدرد شوریٰ نے اراکین شوریٰ کے نہایت ہی مدلّل دلائل سننے کے بعد بحث کو سمیٹتے ہوئے کہا کہ کسی بھی قوم کی ترقی کے لیے کوآرڈینیشن بہت ضروری ہے ۔ یومِ معرکۂ حق کے دوران سیاسی اور عسکری قیادت متحد تھی جس کی وجہ سے پاکستان کو بھارت پر فتح حاصل ہوئی اس کا کریڈٹ بھی موجودہ حکومت کو جاتا ہے۔ الحمدللہ پاکستان ایک طاقتور ملک ہے اور عزت ان ہی قوموں کو ملتی ہے جو پاکستان کی طرح جوانمردی سے حالات کا مقابلہ کرتی ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمیں قائداعظم محمد علی جناحؒ کے عظیم اصولوں کو اپنانا ہوگا۔ ہمیں دیانتداری، محنت، تعلیم ،انصاف اور اتحاد کا راستہ اختیار کرنا ہوگا یہی وہ راستہ ہے جس پر چل کر ہم قائداعظمؒ کے خواب کو حقیقت میں بدل سکتے ہیں اور ایک مضبوط ،خودمختار اور خوشحال پاکستان کی بنیاد رکھ سکتے ہیں۔

اللہ حامی وناصر ہو۔ آمین

ہمدرد شوریٰ (لاہور) اجلاس

ہمدرد شوریٰ (لاہور) کے اجلاس میں محترمہ جسٹس (ر) ناصرہ اقبال (اسپیکر)، محترم قیوم نظامی (ڈپٹی اسپیکر)، محترم ڈاکٹر میاں محمد اکرم (قائم مقام اسپیکر) محترم احمد اویس، محترم پروفیسر راشد حمید کلیامی، محترم رانا امیر احمد خان، محترم پروفیسر نصیر اے چوہدری، محترم شاہد علی خان جبکہ مبصرین میں محترم ظفر اقبال (ونگ کمانڈر)، محترم چوہدری صابر حسین (اسکوارڈن لیڈر)، محترمہ ڈاکٹر پروین خان، محترمہ رضا ریاض، محترمہ ثمن عروج، محترمہ زرقا نسیم غالب، محترمہ ڈاکٹر کنول فیروز، محترم ندیم شہزاد علی، محترم انجنیئر محمد آصف، محترمہ ثروت رشید، محترم قاری خالد محمود، محترم اصغر علی کھوکھر، محترم ایم آر شاہد، محترم انوار قمر، محترم توفیق سیفی اور ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان (لاہور) سے محترم سید علی بخاری نے شرکت کی۔ اجلاس میں محترم ائیر وائس مارشل ریٹائرڈ انور محمود خان، محترم برگیڈیئر ریٹائرڈ طارق خلیل اور محترم سید محمد حسن کو بہ طور مہمان مقررین مدعو کیا گیا۔

پاکستان کی شکل میں اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی نعمت عطا کی ہے جس کا جتنا شکر ادا کیا جائے وہ کم ہے پاکستان کے خلاف اندرونی و بیرونی سازشوں کے باوجود ہمارا ایمان، اتحاد اور قربانی کا جذبہ ہی ہماری سب سے بڑی طاقت ہے۔ قائداعظم نے قیام پاکستان کے بعد جس اعتماد، یقین اور حوصلے کے ساتھ دشمنوں کو خبردار کیا تھا، وہ آج بھی ہماری رہنمائی

کے لیے مشعل راہ ہے۔ اُن کے تاریخی الفاظ
''There is no power on earth that can undo Pakistan''
آج بھی ہمارے جذبہ ایمانی کو جلا بخشتے ہیں۔
فاضل اراکین نے موضوع کا تفصیلی جائزہ لیا ان کی بحث اور تبادلہ خیال سے مندرجہ ذیل نکات مرتب ہوئے ہیں۔

☆ ہمدرد شوریٰ افواج پاکستان کے عزم حوصلہ جرأت مندی اور حال ہی میں 10 مئی کو دشمن کا منہ توڑنے کے جذبے کی تحسین کرتے ہیں کہ افواج پاکستان نے چند گھنٹوں کے اندر اندر دشمن کو شکستِ فاش سے دوچار کیا اس کے غرور کو خاک میں ملایا اور دنیا بھر میں اس کو اور اس کے اسلحہ فراہم کرنے والوں کو رسوا کیا۔

☆ ہمدرد شوریٰ دوران جنگ شہید ہونے والے فوجی بھائیوں بیٹوں اور سویلین شہداء کی بلندی درجات اور ان کے لواحقین کے لیے صبر و جمیل کی دعا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ہمارے زخمی بھائیوں کی صحت یابی اور غازیوں کے لیے بھی دعا گو ہے۔

☆ بھارت اور مودی جیسا شاطر دشمن اپنے سیاسی مفادات اور مسلم دشمنی میں کسی وقت بھی پہلگام یا پلوامہ جیسا کوئی بھی ڈرامہ رچا سکتا ہے اور اس کو بنیاد بنا کر پھر کوئی ناپاک قدم اٹھا سکتا ہے یقیناً ہماری بہادر افواج اور ہمارے ادارے اس حوالے سے جوابی کاروائی کے لیے بھرپور تیاری اور ہر قسم کی نقل و حرکت پر نظر رکھے ہوئے ہیں تاہم بحیثیت ایک قوم جوابی اقدام سے آگے بڑھ کر ہمیں مقبوضہ کشمیر کی آزادی اور اس کی حفاظت کی بھی بھرپور منصوبہ بندی اور دشمن پر کاری ضرب کی تیاری کے لیے ہمہ وقت تیار رہنا ہوگا۔

☆ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ افواج پاکستان کے پیچھے عوامی حمایت اور عوامی قوت ہے افواج کو اس سے تقویت ملتی ہے، وطن عزیز میں چند شر پسند عناصر مالی اور گروہی مقاصد کے لیے عوام اور افواج میں فاصلہ پیدا کرنے کے درپہ ہیں اس کے تدارک کے لیے ٹھوس اقدامات اور پالیسیاں بنانے کی ضرورت ہے تاکہ عوام اور افواج پاکستان میں قربتیں پیدا ہوں اور عوام کا اعتماد مزید بڑھے۔

☆ پاکستان ہمیشہ قائم رہنے کے لیے بنا ہے قائداعظم محمد علی جناح ایک جرت مند اور اُصول پسند انسان تھے جن کی مثال آج ہمارے سامنے ہے انہوں نے جس طرح اپنے خلاف متحرک تنظیموں اور شاطر ذہانتوں کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے حالات کے مطابق فیصلے لیے اسی طرح ضرورت اس امر کی ہے کہ موجودہ حالات کے تناظر میں ہمیں پاکستان کی تعمیر و ترقی کی خاطر سادگی کو اپناتے ہوئے کوئی واضح سمت اختیار کرنا چاہیے۔

☆ ہم نے اپنے ویلیو سسٹم کو پیچھے چھوڑ دیا ہے اور اگر دیکھا جائے تو بڑے بڑے نام گورنمنٹ کے اسکولوں میں پڑھ کر سامنے آئے نہ جانے اب وہ کون سی احساس محرومیاں ہیں جو ہمیں گورنمنٹ کے اسکولوں سے دور رکھے ہوئے ہیں، اگر ہم نے اپنی اساس کو بچانا ہے تو ہمیں اپنے تعلیمی نظام کو اسی انداز سے واپس لانا ہوگا اور نسل نو میں نظریہ پاکستان کو روشناس کرانے کے لیے اپنے نصاب میں اصلاحات کیے جانا بہت ضروری ہوگیا ہے۔

☆ اگر باریک بینی سے دیکھا جائے تو ہمیں اگر کسی سے خطرہ ہے تو وہ خود اپنے آپ سے ہے اور وہ خطرہ ہے اقرباء پروری میرٹ کی خلاف ورزیوں کا جہاں میرٹ کی دھجیاں بکھیری گئیں وہاں وہاں خسارہ ہوا اور جہاں صحیح کام کے لیے صحیح فرد کا انتخاب کیا گیا، وہاں ہمیں کامیابیاں نصیب ہوئیں قائد اعظم کی مثال ہمارے سامنے ہے اسی طرح اگر ہم ایئر مارشل نور خان کی مثال دیکھیں تو انہیں جہاں موقع ملا کھیل کے میدان ہوں یا پھر پی آئی اے انہوں نے عملی طور پر کر کے دکھایا اور اِن کی سربراہی میں کامیابیوں نے فضاؤں کو چھوا۔ لہذا میرٹ پر بھرتیاں ہی پاکستان کا روشن مستقبل ہیں۔

☆ وطن عزیز کی خود مختاری اور اس کی بلندی کے لیے بین الاقوامی قوتوں اور مالیاتی اداروں پر انحصار کا خاتمہ اور خود انحصاری پر مشتمل پالیسیوں کی تشکیل اور اس کے نفاذ کو یقینی بنایا جائے۔ بین الاقوامی تعلقات میں یکطرفہ جھکاؤ کے بجائے روس چین ایران افغانستان وسط ایشیا کے ممالک اور اس کے علاوہ جرمنی جاپان اسلامی ممالک کے ساتھ بھی بہتر تعلقات استوار کرنا پاکستان کے استحکام اور ترقی کا باعث ہوں گے۔